گونگوں کے احکام

صدام شہزاد

خداوند قدوس نے تمام انسانوں کو سلیم اور تام الخلقت نہیں پیدا کیا' بلکہ بعض وہ بھی ہے جو ناقص الخلقت ہیں چاہے وہ مسلمان ہو یا غیر مسلم' اس میں اللہ تعالی کی اپنی حکمت ہے کیونکہ وہ حکیم ذات ہے لیکن اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ اگر وہ مسلوب الاعضاء ہے تو شریعت مطہرہ میں بھی ان کے حقوق سلب ہیں۔ ایسا ہرگز نہیں بلکہ اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے جو ہر صنف کے حقوق کی رعایت رکھتا ہے خواہ وہ تندرست ہو یا معذور' تام الخلقت ہو یا ناقص الخلقت ۔ چنانچہ معاشرے میں ایک گروہ ایسے لوگوں کا بھی ہے جو سماعت اور گویائی کی صفت سے محروم ہیں جن میں بولنے اور سننے کی صلاحیت یا تو پیدائشی موجود نہیں یا کسی بیماری کی وجہ سے وہ اس نعمت عظمی سے محروم ہیں۔ ایسی صورت میں ان کو معاشرے سے الگ متصور نہیں کیا جائے بلکہ یہ لوگ بھی توجہ کے مستحق ہیں۔ یہ معاشرے ہی کے افراد ہیں' کیونکہ ان کے معاشرے کے عام افراد کے ساتھ میل جول' معاملات اور دوسری ضروریات زندگی میں واسطہ پڑتا ہے اس لیے اس کے احکام جاننا ضروری ہے۔ چنانچہ آج کے دور میں ان کے لیے مختلف تربیتی اداروں کا قیام اس لیے کیا گیا ہے تا کہ یہ جماعت احساس کمتری کا شکار نہ ہو' ان کا انحصار دوسروں پر کم ہوجائے اور اس مادی دور میں یہ دوسرے لوگوں کے ساتھ اس دوڑ میں شریک ہوجائے۔

یوں تو گونگوں کے احکامات متداول کتب فقہ میں متفرق طور سے بیان کئے گئے ہیں لیکن ضرورت محسوس ہورہی تھی کہ ان احکامات کو یکجا کیا جائے اس لیے گونگوں کے احکام شرعیہ کے عنوان سے مقالہ لکھنے کی طرف قدم اٹھایا گیا۔

اخرس کی لغوی تحقیق:

لفظ اخرس' مادہ اصلی "خرس" کے ساتھ باب سمع یسمع سے مستعمل ہے۔ احمد بن محمد الفیومی' اخرس کی

تعریف ان الفاظ میں کرتے ہیں۔''خرس الانسان ای منع الکلام خلقة فهو اخرس۔(الفیومی 'المصباح المنیر' ۱/۱۶۶ 'المکتبۃ العلمیۃ بیروت)

ازہری نے تعریف ''ذهاب الکلام عيا او خلقة'' سے کی ہے(یعنی خلقاً یا کسی عارض کی بنا پر کلام کے قابل نہ رہنا)

ابوالحسن زکریا لکھتے ہیں کہ لفظ خرس کے استعمال کے تین طریقے ہیں:

۱۔خرس فاکلمہ کے فتحہ اورعین کلمہ کے سکون کے ساتھ ہو ایسی صورت میں یہ برتن کا نام ہے جسے ''الدن'' کہتے ہیں۔وہ بڑا مٹکا جو زمین کھودے بغیر نہ رکے۔

۲۔خرس فا اورعین کلمہ کے فتحہ کے ساتھ ہو تو اس صورت میں یہ عدم نطق کے معنی میں ہوگا۔جو کہ ہمارا مقصودی معنی ہے۔

۳۔خرس فاکلمہ کے ضمہ اورعین کلمہ کے سکون کے ساتھ ہو تو مطلب ہوگا''طعام يتخذ للولد من النساء۔(ابوالحسین زکریا'معجم مقاییس اللغۃ:۲/۱۶۷'دارالفکر)

اخرس کی اصطلاحی تعریف:

فقہائے کرام نے اخرس کی اصطلاحی تعریف سے صرف نظر کرتے ہوئے اس کے احکام بیان کردئے ہیں اور یہ اس لیے کہ اس کی لغوی اور اصطلاحی تعریف میں کوئی فرق نہیں۔تاہم فقہائے کرام نے اخرس کے متعلق جو احکامات بیان کیے ہیں ان تمام کو سامنے رکھتے ہوئے اس کی تعریف یوں کی جاسکتی ہے:الاخرس هو كل من منع من الكلام للخلل فى لسانة خلقيا كان او عارضيا سواء فهمت اشارته ام لا (گونگا ہر وہ شخص ہے جس کی زبان میں خرابی کی وجہ سے بات کرنے سے منع کیا گیا ہو خواہ وہ اصلی وہ یا عارضی اور برابر بات ہے اس کا اشارہ قابل فہم ہو یا نہیں)۔

احکامات میں گونگے کی کتابت اور اشارہ کے معتبر ہونے کی وجہ:

اس بات کی وضاحت ضروری ہے کہ فقہائے کرام نے کس بنیاد پر اخرس کی کتابت اور اس کے اشارہ کو معتبر مانا ہے۔وہ کون سی صورتیں ہیں جن میں گونگے کی تحریر قابل قبول ہوگی اور کس وجہ سے اس کے اشارے کا اعتبار کیا گیا ہے؟ چنانچہ کسی غائب شخص کے حق میں اس کی تحریر کا وہی درجہ ہے جو پاس والے کی گفتگو اور تکلم کا ہے۔

گونگوں کے اشارے سے متعلق قواعد وحدود:

یہ بات واضح رہے کہ گونگے کے ہر اشارے پر شریعت کے احکامات مرتب نہیں ہوتے' بلکہ اس کے اشارے کے لیے کچھ ضوابط ہیں لہذا اگر وہ اشارہ ان ضابطوں کے تحت ہو تب اس پر شریعت کے احکام مرتب ہوں گے۔ چند قواعد وضوابط ملاحظہ ہوں:

ضابطہ نمبر ۱: پہلا ضابطہ یہ ہے کہ وہ اشارہ مخصوص لوگوں کے ہاں قابل فہم اور واضح ہو۔ ضروری نہیں کہ وہ اشارہ اس کو سکھایا گیا ہو یا اس نے خود سیکھا ہو۔ اگر اشارہ ایسا ہو کہ ہر کوئی اس کو آسانی سے سمجھ سکتا ہے تو پھر تو کوئی حرج نہیں' لیکن اگر مخصوص افراد بھی اس کو نہ سمجھ سکیں تو اس پر احکام شرعیہ مرتب نہیں ہوں گے۔

ضابطہ نمبر ۲: گونگے کے اشارے میں کسی غیر کا احتمال نہ ہو' مثلاً: ایک اشارہ اپنی مراد پر وضاحت سے دلالت کرتا ہے' لیکن وہ اشارہ ایک دوسرے معنی کا بھی احتمال رکھتا ہو تو ایسے اشارے پر بھی حکم مرتب نہیں ہوگا جب تک وہ احتمال ختم نہ ہو جائے۔

ضابطہ نمبر ۳: تیسرا قاعدہ یہ ہے کہ وہ اشارہ اس صوبے اور علاقے کے موافق ہو' کیونکہ یہ بات مسلم ہے کہ ہر صوبے اور ملک کے اپنے مخصوص اشارے ہوتے ہیں۔ دنیا کے تمام لوگوں کے اشارے ایک جیسے نہیں' بلکہ ہر ملک اور پھر ہر ملک کے اندر ہر صوبے کے اشاروں کے مابین تفاوت ہوتا ہے اس لیے ضروری ہے کہ وہ اشارہ اس صوبے یا علاقے کے گونگوں کے مابین ایک جیسا ہو۔ اگر وہ اشارہ علاقے کے دوسرے لوگوں سے مختلف ہو تب بھی اس پر حکم جاری نہیں ہوگا۔

گونگے کا اسلام قبول کرنا:

یہ بات مسلم ہے کہ اخرس کا اشارہ اس کے نطق کے برابر اور قائم مقام ہوتا ہے لہذا جس طرح دوسری عبادات اور معاملات میں اس کے اشارے کا اعتبار کیا گیا ہے اسی طرح دوسرے عقود پر قیاس کرتے ہوئے اس کا اشارے سے ایمان لانا بھی معتبر ہوگا۔ اگرچہ بعض حضرات کا قول یہ ہے کہ فقط اشارے سے گونگے کا اسلام معتبر نہیں جب تک وہ نماز نہ پڑھ لے۔ لیکن صحیح قول یہ ہے کہ فقط اشارے سے بھی اس کا ایمان درست ہوگا البتہ شرط یہ ہے کہ اس کا اشارہ تمام لوگ سمجھ سکیں' اگر اشارہ عام لوگ نہ سمجھتے ہوں بلکہ اس کو صرف مخصوص لوگ ہی سمجھتے ہوں تو ایسی صورت میں اشارے کے بعد نماز پڑھنا

بھی ایمان کے معتبر ہونے کے لیے ضروری ہے۔

امام سیوطی فرماتے ہیں: لایصح اسلام الاخرس بالاشارة فی قول حتی یصلی بعدھا والصحیح صحته وحمل النص المذکور علی ما اذا لم تکن الاشارة مفھومة۔ (السیوطی، الاشباہ والنظائر للسیوطی: ۱/ ۳۱۲، دارالکتب العلمیہ بیروت)

ترجمہ: ایک قول کے مطابق اشارے کے ساتھ گونگے کا اسلام لانا درست نہیں یہاں تک کہ اس کے بعد نماز پڑھ لے اور صحیح قول اسلام کی درستگی کا ہے اور مذکورہ عبارت اس صورت پر محمول ہے جب اس کا اشارہ مفہومہ نہ ہو۔

گونگے کی نماز کا حکم:

گونگا شخص جس طرح بول نہیں سکتا عموماً وہ سننے کی اہلیت بھی نہیں رکھتا لہذا نہ سننے کی وجہ سے وہ کچھ سیکھ نہیں سکتا اور اسی وجہ سے زبان پر تکلم کرنے سے عاجز رہتا ہے۔

چونکہ تکبیر تحریمہ نماز کے فرائض میں سے ہے، بغیر تکبیر تحریمہ پڑھنے کے نماز درست نہیں ہوتی جیسا کہ علامہ شامیؒ فرماتے ہیں: (ومن فرائضھا) التی لاتصح بدونھا (التحریمة) قائماً (وھی شرط) فی غیر جنازة علی القادر به یفتی) (ابن عابدین شامی، ردالمحتار علی الدر المختار: ۴۴۲/ ۱، دار الفکر بیروت)

ترجمہ: نماز کے فرائض میں سے، جس کے بغیر نماز درست نہیں ہوتی، قیام کی حالت میں تکبیر تحریمہ کا پڑھنا ہے۔ اور یہ تکبیر پڑھنا قدرت رکھنے والے کے لیے شرط ہے، نماز جنازہ کے علاوہ اور اس پر فتوی ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ گونگا جو تکلم سے عاجز ہے، کیا اس کے لیے تکبیر تحریمہ پڑھنے کے لیے تحریک لسان ضروری ہے یا فقط نیت سے بھی وہ نماز میں داخل ہو سکتا ہے؟ اس مسئلہ میں ائمہ کرام کا آپس میں اختلاف ہیں۔ شوافع کے ہاں جو شخص تکبیر پڑھنے پر قادر ہو اس کے لیے بقدر امکان، زبان اور ہونٹ کو حرکت دینا ضروری ہے۔

چنانچہ امام نووی لکھتے ہیں: فان عجز عن کلمة التکبیر او بعضھا فله۔ حالان (احدھما) ان لایمکنه کسب القدرة بان کان به خرس ونحوہ وجب ان یحرک لسانه وشفتیه ولھاته

بالتکبیر قدر امکانہ۔النووی'المجموع شرح المہذب:۲۹۳/۳'دار الفکر بیروت)
ترجمہ:اگر مصلی تکبیر تحریمہ''اللہ اکبر''پڑھنے سے مکمل یا جزوی طور پر عاجز ہوتوایسی صورت میں دو حالتیں ہیں۔پہلی حالت یہ ہے کہ وہ عجز ایسا ہو کہ وہ اس کی قدرت سے ہی باہر ہواس طور پر کہ وہ خلقۃً یا عارضی طور پر عاجز عن النطق ہوتو حکم اس کا یہ ہے کہ تکبیر کے وقت وہ زبان'ہونٹ اور لہات(کوا)کواپنی وسعت کے مطابق حرکت دے گا۔یہی حکم شوافع کے نزدیک تکبیر تحریمہ کے علاوہ قیام'تشہد'اسلام اور دوسرے تمام اذکار کے متعلق بھی ہے۔
احناف اور حنابلہ کے نزدیک گونگے کے لیے تحریک لسان ضروری نہیں'نہ تکبیر تحریمہ میں اور نہ نماز کے دوسرے ارکان میں مثلا:تسبیح'تحمید'تسمیع'تشہد اور اسلام میں'بلکہ صرف دل سے ان چیزوں کا پڑھنا درست ہے۔چنانچہ ابن قدامہ لکھتے ہیں:فان کان اخرس اور عاجز عن التکبیر'بکل لسان'سقط عنہ(ابن قدامۃ'المغنی:۳۳۵/۱'مکتبۃ القاھرۃ)ترجمہ:اگر مصلی گونگا ہو یا وہ تکبیر پڑھنے سے مکمل عاجز ہوتواس سے تکبیر پڑھنا ساقط ہوگی۔
اسی طرح علامہ ابن نجیم فرماتے ہیں:وفی المحیط الاخرس والامی افتحابالنیۃاجزاھماالانھمااتیاباقصی مافی وسعھما:وفی شرح منیۃالمصلی ولایجب علیھماتحریک اللسان عندناوھوالصحیح)(ابن نجیم'بحر الرائق:۳۰۷/۱'دار الکتب الاسلامی)

دوران نماز گونگے کے اشارے کا حکم:

دوران نماز باتوں سے ممانعت کا حکم حدیث اور فقہاء کی عبارات سے ثابت ہے۔لہذا نماز میں باتیں کرنا خواہ وہ عمداً ہو یا ناسیاً'مفسد صلوۃ ہے۔ایسی صورت میں نماز دوبارہ پڑھی جائے۔اسی طرح گونگے کا اشارہ اس کے نطق کے قائم مقام ہے لہذا اگر گونگا شخص نماز میں اشارہ کرے تو کیا اس کی نماز اشارے سے باطل ہوجاتی ہے؟
فقہاء کرام کے نزدیک گونگے کا نماز میں اشارہ کرنے سے نماز باطل نہیں ہوجاتی ہے'برابر بات ہے اس کا وہ اشارہ سمجھ میں آنے والا ہو یا نہ۔امام تاج الدین سبکیؒ فرماتے ہیں:فاشارۃالمفھمۃ فی الصلوۃ لاتبطلھاعلی الصحیح(تاج الدین السبکی'الاشباہ والنظائر:۸۴/۱'ادار الکتب العلمیۃ)اسی طرح امام سیوطیؒ فرماتے ہیں:اذا خاطب بالاشارۃلاتبطل علی الصحیح

(السیوطی'الاشباہ والنظائر:۲۱۲/۱'دارالکتب العلمیۃ بیروت)

ترجمہ:اگر گونگا شخص اشارے سے کسی سے مخاطب ہوتو اس سے نماز باطل نہیں ہوتی۔

فقہائے کرام نے گونگے کے اشارے کو اس کے نطق کا قائم مقام ٹھہرایا ہے اس لیے مسئلہ کو ذکر کر کے اس پر وارد ہونے اشکال کو دفع کیا کہ جب اشارہ تکلم کے قائم مقام ہے تو پھر اشارہ سے نماز باطل ہوجانی چاہیے' تاہم یہ بات واضح رہے کہ اگر اشارہ اس قدر زیادہ ہو کہ وہ عمل کثیر کی صورت اختیار کرے تو ایسی صورت میں نماز فاسد ہوگی۔

گونگے کا اکیلے نماز پڑھنے کا حکم:

گونگا اور امی جس کو قرآن میں سے کچھ حصہ بھی نہ آتا ہو ان دونوں کا اکیلے نماز پڑھنا درست ہے' کیونکہ یہ قراءت کرنے سے عاجز ہیں لہذا ان دونوں کا نماز میں داخل ہونے کے لیے صرف نیت ہی کافی ہے۔اسی لیے اگر وہ تکبیر تحریمہ کی نیت کریں تو ان کا نماز میں شروع کرنا درست رہے گا۔علامہ ابن نجیم مصری ؒ فرماتے ہیں:وفی المحیط :الاخرس والامی افتتحا بالنیۃ اجزاھما لانہما اتیا باقصی مافی وسعہا(ابن نجیم 'بحر الرائق :۳۰۷/۱'دارالکتب الاسلامی)

گونگے کی امامت کا حکم:

گونگا امام جب وہ اپنے جیسے گونگوں کی جماعت کی امامت کرے تو اس کی امامت درست رہے گی' کیونکہ امام اور مقتدی کی حالت ایک جیسی ہے۔صاحب المحیط البرہانی لکھتے ہیں:والاخرس اذا ام قوما خرسا فصلاۃ الکل جائزۃ:ترجمہ:گونگا شخص جب گونگوں کی جماعت کی امامت کرے تو تمام کی نماز درست ہوگی۔(المحیط البرہانی:۴۱۰/۱'دارالکتب العلمیۃ بیروت)

وجہ یہ ہے کہ امام اور مقتدی دونوں تکبیر تحریمہ پر قادر نہیں ہیں لہذا یہاں ضعیف کی بناء ضعیف پر ہے بخلاف گونگے اور امی شخص کے۔

حالت جنابت میں اشارے سے گونگے کی تلاوت کا حکم:

گونگے کے لیے حالت جنابت میں اشارے سے تلاوت قرآن جائز نہیں ہے' کیونکہ گونگے کا اشارہ

بمنزلہ نطق ہے جبکہ ناطق شخص کے لیے اس کی صریح ممانعت ہے۔چنانچہ الخطیب شربینی لکھتے ہیں:یحرم علی من ذکر قرائۃالقرآن باللفظ فی حق الناطق وبالاشارۃ فی حق الاخرس کماقالہ القاضی فی فتاویہ فانھامنزلۃالنطق ھنا)۔

(الخطیب شربینی'الاقناع فی حل الفاظ ابی شجاع:۶۷/ ۱'دارالفکر بیروت)

ترجمہ:ناطق کے لیے حالت جنابت میں قراءت قرآن جائز نہیں اوراسی طرح گونگے کے لیے اشارہ کے ساتھ تلاوت قرآن درست نہیں جیسا کہ قاضی حسین نے اپنے فتاوی میں کہا ہے' کیونکہ گونگے کا اشارہ اس صورت میں بمنزلہ نطق ہے۔

گونگے پر کس حالت میں نماز فرض نہیں:

علامہ شمس الدین رملیؒ فیمن تجب علیہ الصلوۃ ومن لاتجب علیہ' کے عنوان سے ایک فصل قائم کی ہے جس کے تحت علامہ وجوب اورعدم وجوب صلوۃ کاذکرکرتے ہوئے فرماتے ہیں:فصل انماتجب الصلوۃ علی کل مسلم بالغ عاقل ولوخلق اعمی اصم اخرس فھوغیر مکلف کمن لم تبلغہ الدعوۃ(نہایۃ المحتاج الی شرح المحتاج :۳۸۸/ ۱'دارالفکر بیروت) ترجمہ:نماز ہر مسلمان' بالغ اورعاقل پرلازم ہے لیکن اگر(ایسی صفات کے حامل شخص) پیدائشی اندھا' بہرااور گونگا ہوتوایسا شخص غیر مکلف ہےاور یہ اس طرح ہے جیسے کسی کواسلام کی دعوت نہ پہنچی ہو۔

کیونکہ ایسا شخص خطاب کی صلاحیت نہیں رکھتا' یہاں پراس شخص کو'کمن لاتبلغہ الدعوۃ'' سے تشبیہ دی گئی ہے لیکن ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ مذکورہ اعذار کا حامل شخص غیر مکلف ہے لہذا اگر یہ موانع اوراعذار ختم ہوجائیں تواس پر ماقبل نمازوں کی قضانہیں ہے۔جبکہ دوسرا شخص جس کودعوت نہیں پہنچی ہووہ مکلف تھالہذااسلام لانے کے بعداس پرماقبل نمازوں اورروزوں کی قضالازم ہوگی۔

گونگے کا نکاح اورطلاق کا بیان:

چونکہ نکاح ایجاب وقبول کے بغیر درست نہیں اورایجاب وقبول الفاظ ہیں جوزبان سے ادا کیے جاتے ہیں اس لیے سوال پیدا ہوتا ہے کہ گونگا جوتکلم پرقدرت نہیں رکھتااس کاایجاب وقبول پرتلفظ کیے بغیر' نکاح درست ہوگایانہیں نیزاس کانکاح کیسے منعقد ہوگا؟

نکاح سنت نبوی کے ساتھ ساتھ ایک بشری ضرورت بھی ہے اورجس طرح ایک صحیح انسان کی خواہشات ہوتی ہیں اس طرح گونگا بھی اس خواہش سے مستثنی نہیں لہذا اس کو بھی نکاح کی ضرورت ہے تا کہ وہ بھی خواہشات جائز طریقے سے پوری کرے اور اپنا گھر بسائے اس لیے گونگے کا نکاح بھی اس کے اشارے سے منعقد ہوگا' چنانچہ اگر وہ ایجاب وقبول اشارے سے کرے اور اس کا اشارہ مفہومہ بھی تو ایسی صورت میں باقی شرائط کے ہوتے ہوئے اس کا نکاح منعقد ہوجائے گا۔فتاوی ہندیہ میں ہے:و کماینعقدبالعبارةینعقدبالاشارة من الاخرس ان کانت اشارته معلومة (شیخ نظام'فتاوی ہندیة:۲۷۰/۱'دار الفکر بیروت)

ترجمہ:اورنکاح جس طرح عبارت سے منعقد ہوجاتا ہے'اس طرح گونگے کے اشارے سے بھی منعقد ہوگا اگر اس کا اشارہ معلومہ اور مفہومہ ہو۔

نکاح میں گونگے کا گواہ بننا:

سوال یہ ہے کہ کیا گونگا شخص نکاح میں گواہ بننے کی اہلیت رکھتا ہے اور کیا یہ وہ شہادت ہے جو حدود میں دی جاتی ہے؟

واضح رہے کہ نکاح میں شہادت کا درجہ' حدود میں شہادت جیسا نہیں ہے اس وجہ سے صاحب ہدایہ فرماتے ہیں:عدولا کانوااوغیر عدول محدودین فی القدف۔(المرغینانی 'الہدایة:۱۸۵/۱'داراحیاء التراث العربی بیروت)

ترجمہ:(گواہ)خواہ عادل ہو یا غیرعادل یا وہ محدود فی القذف ہو(ان کا گواہی دینا بھی درست ہے)۔کیونکہ گواہ کے حاضر ہونے کا مقصد نکاح کے باب میں یہ ہے کہ نکاح کرنے والا زنا کی تہمت سے اپنے آپ کو دور کردے۔نکاح میں گواہ بننے پر اس پہلو کی بھی رعایت رکھی جاتی ہے کہ نکاح کرنے والا عقد نکاح سے انکار نہ کرے اس لیے گواہوں کا سامع اور بینا ہونا ضروری ہے لہذا اگر کوئی شخص گونگا ہونے کے ساتھ ساتھ سماعت سے بھی محروم ہو تو اس کی گواہی نکاح میں قابل قبول نہیں اور نہ وہ نکاح میں گواہ بننے کا اہل ہے'اکثر فقہائے کرام سے اس بارے میں یہی منقول ہے۔علامہ ابن نجیمؒ لکھتے ہیں:و لاینعقدبحضرةالاصمین علی المختار (البحر الرائق:۹۴/۳'دار الکتب الاسلامی)

ترجمہ: اور صحیح قول کے مطابق نکاح بہرے گواہوں کی حاضری میں منعقد نہیں ہوتا۔

البتہ اگر گواہ صرف تکلم سے عاجز ہو باقی قوت سماعت اس کی درست ہو تو ایسی صورت میں اس کی گواہی معتبر ہوگی۔ چنانچہ صاحب بحر الرائق عند حرین او حر و حرتین عاقلین بالغین مسلمین" کی تشریح میں لکھتے ہیں: ولم یشترط المصنف نطق الشاهدین 'لانه ینعقدبحضرةالاخرس اذا کان یسمع کمافی الخلاصة(البحر الرائق: ۳/۹۴'دار الکتب الاسلامی)

ترجمہ: اور مصنف (یعنی صاحب ہدایہ) نے (گواہوں کی تفصیل) میں ان کا ناطق ہونا شرط نہیں ٹھہرایا' اس لیے اخرس کی موجودگی میں بھی نکاح منعقد نہیں ہوگا' اگر وہ سننے کے قابل ہو جیسا کہ خلاصہ میں ہے۔

گونگے کی طلاق کا حکم:

تمام فقہائے احناف کے نزدیک گونگے کے اشارے سے طلاق واقع ہوجاتی ہے' لیکن اس کا اشارہ مفہومہ ہونا ضروری ہے جیسا کہ تمام احکامات میں یہی شرط ہے۔ علامہ ابن نجیمؒ فرماتے ہیں: ویقع الطلاق... اخرس باشارته)ای ولو کان الزوج اخرس فان الطلاق یقع باشارته لانهاصارت مفهومةفکانت کالعبارة... سواءقدرعلی الکتابةاو لا)

ترجمہ: (اور گونگے کے اشارے سے طلاق واقع ہوجاتی ہے) یعنی اگر شوہر گونگا ہو تو اشارے سے اس کی طلاق کا وقوع ہوگا' کیونکہ اس کا اشارہ مفہومہ ہے۔ پس یہ استحساناً دلالت میں بمنزلہ عبارت کے ہے لہذا اشارے سے اس کا نکاح' طلاق' عتاق' بیع وشراء درست ہوگی خواہ وہ کتابت جانتا ہو یا نہیں۔ البتہ احناف میں سے بعض مشائخ کی رائے یہ ہے کہ اگر گونگا کتابت جانتا ہو تو اشارے سے اس کی طلاق واقع نہیں ہوگی۔ لیکن جمہور کا فتوی اسی پر ہے کہ اشارے سے طلاق واقع ہوجاتی ہے بشرط یہ کہ وہ اشارہ مفہومہ ہو۔ (ابن نجیم' البحر الرائق: ۳/۲۶۷' دار الکتب الاسلامی)

تین انگلیوں کے اشارے سے اخرس کی طلاق کا حکم:

گونگے کے اشارے سے طلاق مغلظ اور غیر مغلظ کی پہچان کس طرح ہوگی' محض اشارہ بھی کافی ہے یا نیت کا ہونا بھی ضروری ہے؟ تو بات تو مسلم ہے کہ گونگے کے اشارہ مفہومہ سے طلاق واقع ہوجاتی ہے' لیکن اگر وہ اپنی منکوحہ کو تین طلاق کا اشارہ کرے اور اشارہ مفہومہ سے اس کو تین طلاق دے

تو محض اشارے سے وہ مغلظہ نہیں ہوگی بلکہ اس کے اشارے سے متعلق وضاحت طلب کی جائے گی کہ اس کی نیت کتنی طلاقوں کی تھی اگر وہ اشارے سے یا لکھ کر کہے کہ میری مراد اس سے تین طلاقیں تھی تو وہ عورت طلاق مغلظ کے ساتھ علیحدہ ہو جائے گی۔صاحب کشف القناع لکھتے ہیں:قال فی الشرح وان اشار الاخرس باصابعه الثلاث لم یقع الا واحدة لان اشارته لاتکفی۔(منصور بن یونس البھوتی،کشاف القناع:۵/۲۴۹،دار الکتب العلمیة بیروت)

ترجمہ:اور اگر گونگا شخص اپنی تین انگلیوں سے طلاق کا اشارہ کرے تو اس سے صرف ایک طلاق ہی واقع ہوگی کیونکہ محض اشارہ (طلاق مغلظ) کے وقوع کے لیے کافی نہیں۔

گونگے کا قسم کھانا:

اگر گونگا شخص اشارے سے حلف اٹھائے تو اس کا حلف معتبر ہوگا اسی طرح قسم سے انکار بھی اس کے حق میں معتبر مانا جائے گا۔شرح مجلة الاحکام میں لکھا ہے۔''تعتبر یمین الاخرس ونکوله عن الیمین باشارته المعهودة''۔(علی حیدر،درر الحکام شرح مجلة الاحکام:۴/۵۰۸،دار الجیل)ترجمہ:گونگے کے اشارے متعینہ سے اس کا قسم کھانا اور اس سے انکار کا پایا جانا معتبر ہوگا۔

گونگے کو قسم دینے کا طریقہ:

گونگے کو قسم دینے کا طریقہ یہ ہے کہ قاضی اس سے کہے گا''علیک عهدالله ومیثاقه ان کان کذا وکذا''(کہ تم پر اللہ کا عہد و پیمان ہو کہ فلاں مدعی کا حق تیرے ذمہ ہے؟)تو اگر وہ اشارے سے نعم کہے تو ایسی صورت میں گونگا شخص حالف بن جائے گا لیکن یہ اس صورت میں جب وہ کان سے کچھ سننے کی اہلیت رکھتا ہو لیکن اگر نہ بولنے کے ساتھ ساتھ سن بھی نہیں سکتا جیسا کہ مشاہدہ سے یہی ثابت ہے تو پھر اشارے کے ساتھ اس کو قسم دی جائے گی لہذا اگر قاضی کو اس کا اشارہ سمجھنے پر دسترس نہیں تو اس کے رشتہ دار اور اقرباء سے اس کے اشاروں کی ترجمانی کی جائے گی۔

گونگے کے ذبیحے کا حکم:

ذبیحے کے حلال ہونے کے لیے شرط یہ ہے کہ ذبح کرتے وقت اللہ کا نام لیا جائے تسمیہ پڑھنے کا حکم ناطق کے لیے ہے لیکن جو شخص تکلم سے عاجز ہو اور تسمیہ پڑھنے پر قادر نہ ہو تو تمام ائمہ کے نزدیک

ایسے شخص کا ذبیحہ درست رہے گا' کیونکہ اس کا اشارہ اس کے تکلم کے قائم مقام ہے لہذا اگر وہ ذبح کے وقت تسمیہ کے طرف اشارہ کرے تو وہ اپنی وسعت کے بقدر ہونٹوں کو حرکت دے تو یہ اس کے تسمیہ کے قائم مقام ہوگا۔ دوسری بات یہ کہ تلفظ سے عجز کی صورت میں اس کا ملت اور دین ذبح کی حلت کے لیے کافی ہے۔ (شمس الائمۃ السرخسی' المبسوط للسرخسی: ۱۱/ ۲۱۰' دار الفکر للطباعۃ للنشر والتوزیع)

طبی حوالے سے گونگے پن کی حقیقت:

کان آواز کا ایک ایسا آلہ ہے جو لہروں کو جمع کر کے آواز کی شدت اور بلندی کو معلوم کرتا ہے۔ یہ جسم کے توازن کو برقرار رکھتا ہے' غیر ضروری آواز کو کنٹرول کرتا ہے اور مختلف قسم کی آوازوں کی شناخت کرتا ہے۔ اس کا کام یہ ہے کہ آواز کے معنی کو دماغ تک لے جاتا ہے۔ لہریں بیرونی کان کی نالی (External auditory) کے ذریعے کان کے پردے (Tympanic membrane) سے لگتی ہیں۔ جس کی وجہ سے کان کے پردہ سے لگی ہوئی درمیانی کان کی تین ہڈیاں حرکت کرتی ہیں اور آواز کو اندرونی کان تک پہنچاتی ہیں۔ اندرونی کان آواز کی لہروں کو میکانی توانائی سے برقی توانائی میں تبدیل کر کے دماغ تک پہنچاتی ہیں۔ دماغ اس کی شناخت کرتا ہے اور یوں انسان سننے لگتا ہے۔

آواز کی شدت کی پیمائش کے لیے جو آلہ استعمال ہوتا ہے اس کو انگریزی زبان میں decibel scale کہتے ہیں اور مختصراً اس کو db کہتے ہیں۔ ایک آدمی کے تکلم سے پیدا ہونے والی آواز کی شدت 55 سے 65db ہوتی ہے۔ لہذا جس شخص کی قوت سماعت 80db یا 80 سے زیادہ ہو تو وہ آدمی اصولاً بہرا کہلاتا ہے۔ ایک صحیح اور تندرست انسان جس کی قوت سماعت میں کوئی نقص نہ ہو تو وہ 0 db بھی سن سکتا ہے۔

چونکہ گونگا پن کی بنیادی وجہ سننے کی صلاحیت سے محرومی ہے اور اس محرومی کی جتنی بھی وجوہات ہیں وہ بالواسطہ گونگے پن کی وجوہات ہیں۔ اس وجہ سے نقص سماعت کی تفصیل بیان کرنے سے ہی گونگے کی حقیقت تک رسائی ہوگی چنانچہ جس کی قوت سماعت درست نہیں ہوتی اس کو بہرا (deaf) کہتے ہیں۔

سماعت سے محرومی کی اقسام:

(۱) Conductive: جب کان کے بیرونی اور درمیانی حصے میں کوئی خرابی پیدا ہو جائے تو اسے

Conductive hearing loss کہتے ہیں۔اس کا علاج ممکن ہے سرجری وغیرہ سے اس خرابی اور نقصان کا تدارک کیا جاسکتا ہے۔

(۲)Sensory neural:اس قسم کا نقص Cochiea یا اس سے آگے دماغ کی طرف جانے والے اعصاب میں نقص کی وجہ سے ہوتا ہے۔اگر کان کے اندرونی اعضاء میں سے کوئی عضو نہ ہو تو ایسی صورت میں بہرا پن لاحق ہوتا ہے۔تقریبا ۹۰ فیصد سماعت کی خرابی اس قسم کے نقص کی وجہ سے ہوتی ہے جبکہ ۱۰ فیصد بہرا پن Conductive hearing loss کی وجہ سے ہوتا ہے۔

(۳)Mixed:اس قسم میں کان کی اندرونی اور بیرونی دونوں جگہوں میں خرابی ہوتی ہے اس خرابی سے انسان بہرا بن جاتا ہے اور یہ قابل علاج نہیں ہوتا۔

(بشکریہ: العصر پشاور)

علمی وتحقیقی مجلّہ
ماہنامہ فقہِ اسلامی کراچی
موضوع وار، مصنف وار، شمارہ وار
اشاریہ
[اپریل ۲۰۰۰ء تا دسمبر ۲۰۱۳ء]
مرتب: محمد شاہد حنیف
اسلامک فقہ اکیڈمی، کراچی